باسمہ وحمدہ والصلوۃ علیٰ نبیہ وجندہ

بطفیل حضور مفتیٔ اعظم

سلسلۂ اشاعت رضا اکیڈمی ممبئی (۱۶۱)

(۱)

کنز الایمان

اہل حدیث کی نظر میں

(بقلم)

الاستاذ سعید بن عزیز یوسف زئی
امیر جمعیت برادران اہل حدیث پاکستان

(۲)

کنز الایمان پر

پابندی کیوں؟

بقلم:- پروفیسر محمد مسعود احمد ایم اے. پی ایچ ڈی

حسب فرمائش:- دار العلوم غوث اعظم پوربندر

طابع وناشر

رضا اکیڈمی ممبئی

۱۳۰ علی عمر اسٹریٹ بمبئی ۳

قیمت:- ۶۰ روپے سینکڑہ

استاذ سعید بن عزیز یوسف زئی
امیر جمعیت برادران اہل حدیث پاکستان

کنزالایمان اہلحدیث کی نظر میں

بہت دنوں سے اخبارات و رسائل میں یہ مطالبہ پڑھنے میں آرہا ہے کہ مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی کے ترجمۂ قرآن مجید المعروف بہ کنزالایمان پر پابندی لگائی جائے۔ یہ مطالبہ کرنے والے علمائے دیوبند ہیں جو اپنی تنظیم نظام العلماء اور سواد اعظم اہل سنّت کے بینر تلے یہ مہم چلا رہے ہیں اپنے مطالبے کے درست ہونیکے جواز میں یہ حضرات سعودی عرب، کویت، متحدہ عرب امارات اور ایران وغیرہ میں اس پر پابندی کے احکامات کی سرکاری نقول اور اخباری اقتباسات وغیرہ پیش کرتے ہیں اور حکومتِ وقت پر مسلسل زور ڈال رہے ہیں کہ شرق الاوسط کی حکومتوں کی مانند حکومت پاکستان کو بھی کنزالایمان پر پابندی لگادینی چاہیئے۔ اس لئے کہ اس ترجمۂ قرآن میں بقول انکے تحریف کی گئی ہے اور اکثر آیات کا غلط ترجمہ کیا گیا ہے ساتھ ہی ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس ترجمہ میں مترجم نے سلف صالحین کی پیروی نہیں کی ہے بلکہ اپنی رائے سے کام لیا ہے۔ یہ بات بھی مشاہدے میں آئی کہ اکثر جلسوں میں اس سلسلے میں قراردادیں بھی پاس کی گئیں کہ حکومت فوری طور پر کنزالایمان پر پابندی عائد کرے اور اسکے نسخوں کو ضبط کرکے تلف کردے۔ چند علمائے اس سے بھی زیادہ تیزی دکھائی اور باقاعدہ پریس کانفرنس منعقد کی اور یہاں بھی وہی مطالبہ کیا گیا۔ ساتھ ہی صحافیوں کو شرق الاوسط کی حکومتوں کے احکام بندش پر کنزالایمان کی نقول وغیرہ دکھائیں۔ الغرض کہ اپنی جانب سے ان حضرات نے کنزالایمان پر پابندی لگوانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور آج بھی مختلف رسالوں پمفلٹ وغیرہ اور پوسٹروں کے ذریعے ان کی مہم جاری ہے اور ملک کی اکثریت کو یہ اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہوں کہ شاید اہل حدیث حضرات بھی کنز الایمان پر پابندی لگوانے کے مطالبے میں دیوبندی حضرات کے ہمنوا ہوں گے۔ اس لئے کہ اہلِ حدیث کی مانند دیوبندی حضرات بھی توحید کے علمبردار بنے خود کو موحدین کہلاتے ہیں (جبکہ حقیقت اسکے برعکس ہے) اہل حدیث کی مانند یہ لوگ بھی شرک و بدعات کے خلاف بڑی دھواں دھار تقاریر کرتے ہیں (جبکہ ان سے بڑا مشرک اور بدعتی روئے زمین پر کوئی اور نہیں) اہل حدیث کی مانند یہ حضرات بھی شرک الاوسط کی وہابی حکومتوں کے بہت زیادہ خیر خواہ نظر آتے ہیں (بسبب الریال) چنانچہ عوام الناس پر یہ شائبہ اکثر گزرتا ہے کہ شاید دیوبندی اور اہل حدیث ایک ہی ہیں۔ مگر ہم وضاحت کر دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے اور انکے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ان کی توحید خالص توحید نہیں بلکہ ملاوٹ والی ہے اور یہ اصلی موحد نہیں بلکہ ہمارے نزدیک گلابی موحد ہیں۔ ہم اور یہ ایک نہیں ہیں اور نہ ہی پاکستان میں بسنے والے ڈیڑھ کروڑ سے زائد اہل حدیث عوام اور ہزاروں علماء اہل حدیث انکے اس مطالبے میں شامل ہیں۔ بلکہ ہم اس قسم کے بیہودہ اور جاہلانہ مطالبوں کی سخت ترین مخالفت کرتے ہیں اور ان لوگوں کی مذمت کرتے ہیں جو کنز الایمان پر پابندی لگانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

آج سے پہلے بھی صدیوں سے علماء کے درمیان علمی اور فروعی اختلافات ہوتے چلے آرہے ہیں جنکی روداد تاریخ کے صفحات پر ہمیں جا بجا پھیلی ہوئی ملتی ہے۔ امام مالک امام ابو حنیفہ اور امام سفیان ثوری کے درمیان کیا علمی اور فروعی اختلافات نہ ہوا کرتے تھے؟ امام شافعی امام ابو یوسف، امام محمد وغیرہ کے درمیان ہونے والے علمی اور فروعی اختلافات کس سے پوشیدہ ہیں؟ ایسی ایک نہیں ہزارہا مثالیں ہیں تاریخ اسلام میں ملتی ہیں مگر ایسی مثال کہیں نہ ملے گی کہ کسی عالم دین نے حکومتِ وقت سے یہ مطالبہ کیا ہو کہ فلاں عالم کی فلاں کتاب پہ پابندی لگائی جائے اسلئے کہ وہ علماء تھے جہلاء نہ تھے۔ علماء میں جب کسی مسئلے پر اختلاف ہوتا ہے۔ تو وہ احسن طریقے سے فریق ثانی پر تنقید کرتے ہیں اور اسے اسکی اغلاط سے آگاہ کرتے ہیں۔ یہی طریقہ بھی ہے کہ اگر کسی کتاب کے

مندرجات پر کسی کو اعتراض ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ اس کتاب کا جواب تنقید برائے تعمیر کے اصول کے تحت لکھے اور قابلِ اعتراض کلمات کے جوابات لکھ کر فریقِ ثانی کو دلائل و براہین کے ذریعے اپنے نقطۂ نظر سے آگاہ کرے اور دلائل و براہینِ شعیہ ہی سے اسکے قابلِ اعتراض کلمات کا ابطال کرے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے اس مضمون میں اس بات کی وضاحت و صراحت کر دیں کہ کنز الایمان اہلِ حدیث کی نظر میں کیا ہے ؟ اور اس پر عائد کیئے جانے والے الزامات پر ہمارا کیا نقطۂ نظر ہے ؟

جہاں تک عقیدے کی بات ہے حضرات اہل حدیث اور اہل سنّت کے درمیان بظاہر بڑا فرق نظر آتا ہے اور یہ دونوں مکتب فکر اکثر مقامات پر ایک دوسرے کے مدِّمقابل نظر آتے ہیں مگر ہم اپنا دامن اسوقت اس بحث کے کانٹوں میں الجھانا نہیں چاہتے کہ دونوں فریقوں میں کون حق پر ہے اور کون باطل پر ہے مگر پھر بھی ایک بات کہیں گے کہ باوجود اختلافاتِ کثیرہ کے ہمیں اہل حدیث اور اہل سنّت کے ہاں ایک مقام پر خصوصًا قدرِ مشترک ملتی ہے۔ وہ مقام ہے جنابِ محمد مصطفےٰ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ یہاں اطاعت و تابعداری کرنے کیلئے ان کے سوا کسی اور کی اطاعت دلوں کو نہیں بھاتی ہے اور وہاں عشق و محبّت کے سلسلے میں جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نگاہوں میں کوئی اور نہیں سماتا ہے اور یہی ایک بات ایسی ہے کہ باوجود اختلافاتِ کثیرہ کے حضراتِ اہلِ سنّت سے محبت کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

تقریبًا یہی معاملہ جناب مولانا احمد رضا خاں صاحب کا ہے اکثر علماء حضرات ہیں ان سے ناخوش نظر آتے ہیں۔ اسکی اوّلین وجہ انکے وہ فتاوے ہیں جو انھوں نے ان کے اکابرین کے حق میں دیئے تھے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل بریلوی نے اگر کسی کی تکفیر کی ہے تو وہ بے جا نہیں کی ہے بلکہ اُس کی وجوہات بھی ہیں جو کہ انھوں نے اپنی کتابوں میں تحریر بھی کی ہیں اور جن سے ہم بھی اتفاق کرتے ہیں۔ تحریر ملاحظہ ہو۔

"ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔ جب کیا اُن سے ملاپ تھا اب رنجش

ہوگئی! جب ان سے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی، اب پیدا ہوگئی! حاش للہ! مسلمانوں کا علاقہ محبت و عداوت صرف محبت و عداوت خدا و رسول ہے، جبتک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی اسوقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا۔ نہایت احتیاط سے کام لیا۔ حتیٰ کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً انکا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا۔ جب صاف صریح انکار ضروریاتِ دین و دشنام دہی رب العالمین و سید المرسلین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحات سُن چکے۔"

(فاضل بریلوی اور امورِ بدعت)

اس تحریر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں اس بات کے کہنے میں کوئی باک نہیں کہ اگر انھوں نے چند علماء کی گستاخانہ عبارتوں اور نظریات کی بنیاد پر تکفیری فتاوے دیئے تھے تو وہ بالکل درست تھے اور ہم خود بھی ان گستاخانہ نظریات و عبارات کی تکفیر کرتے ہیں۔

اب آیئے اصل مضمون کیطرف جو کہ کنز الایمان کے بارے میں ہے کہ ہمارا اسکے بارے میں کیا نظریہ ہے جہاں تک حضرات علمائے دیوبند کا تعلق ہے وہ تو نہایت شد و مد سے اسکی مخالفت بلکہ تکفیر تک کرتے ہیں۔ مگر میں نہایت وضاحت کیساتھ یہ کہوں گا کہ الٓمّٓ سے لیکر وَالنَّاس تک ہم نے کنز الایمان میں نہ تو کوئی تحریف پائی ہے اور نہ ہی ترجمہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کو پایا ہے۔ نہ ہی کسی بدعت اور شرک کے کرنیکا جواز پایا ہے بلکہ یہ ایک ایسا ترجمۂ قرآن مجید ہے کہ جس میں پہلی بار اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جب ذات باری تعالےٰ کیلئے بیان کی جانے والی آیتوں کا ترجمہ کیا گیا ہے تو بوقت ترجمہ اس کی جلالت، علوت، تقدّس و عظمت و کبریائی کو بھی ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے جبکہ دیگر تراجم خواہ وہ اہل حدیث سمیت کسی بھی مکتب فکر کے علماء کے ہوں ان میں یہ بات نظر نہیں آتی ہے اسی طرح وہ آیتیں جنکا تعلق محبوب خدا شفیع روز جزا، سید الاولین والآخرین، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا	کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کیلئے

سے ہے۔ یا جن میں آپ سے خطاب کیا ہے تو بوقت ترجمہ جناب مولانا احمد رضا خانصاحب نے یہاں پر بھی اوروں کیطرح صرف لفظی اور لغوی ترجمہ سے کام نہیں چلایا ہے بلکہ صاحب ما ینطق عن الھوی اور ورفعنا لك ذكرك کے مقامِ عالیشان کو ہر جگہ ملحوظِ خاطر رکھا ہے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے جو کہ دیگر تراجم میں بالکل ہی ناپید ہے۔

ذرا سوچئے اسوقت ایک عام اور سیدھے سادے مسلمان کے دل پر کیا گزرتی ہوگی جب وہ واستغفر لذنبك کا ترجمہ پڑھتا ہوگا کہ "اے نبی! اپنے گناہوں کی مغفرت مانگ" کیا اس قسم کے تراجم سے عقیدۂ عصمتِ انبیاء علیہم السّلام پر کوئی گزند نہیں پڑتی ہوگی؟؟ یہود و نصاریٰ مشرکین و کافر ہندو اور سکھ ان آئیتوں کے تراجم پڑھ کر مسلمانوں کے نبی اور رسول کا استہزا نہ کرتے ہونگے کہ بمطابق ان تراجم کے ان سے کہا جا رہا ہے کہ اپنے گناہوں کی مغفرت مانگ۔ کیا ایک بے دین آدمی ایسے تراجم کو پڑھ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ نبی (نعوذ باللہ) جو خود گنہگار ہو وہ اپنی امّت کی مغفرت کیونکر کرا سکتا ہے؟ کیا یہ تراجم دل میں اس احساس اور ایسے جذبوں کو جنم نہیں دیتے کہ (نعوذ باللہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم گنہگار تھے تو آپ کو نبوّت کے لئے کیوں چنا گیا؟ پھر جس امّت کا نبی ہی (نعوذ باللہ) گنہگار ہو تو پھر اسکی امّت کیوں نہ گناہوں کی کیچڑ میں لت پت پھرے؟

نہ اس معاملے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا (نعوذ باللہ) کوئی قصور ہے اور نہ ہی اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی سے یوں خطاب کیا ہے کہ اپنے گناہ کی معافی مانگ بلکہ درحقیقت یہاں مراد یہ ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے گناہوں کے لئے اللہ تعالےٰ سے مغفرت طلب کریں۔ جناب مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی نے بھی تقریباً ایسا ہی ترجمہ کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو مزید اجاگر کیا ہے جبکہ دیگر مترجمین تو اپنے اپنے لغوی اور لفظی ترجمے کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) بڑی بے حسی، سنگ دلی اور قساوتِ قلبی سے گنہگار بناتے چلے آرہے ہیں۔

ہمیں حیرت ہوتی ہے وہ عقل کے اندھے جو کہ آج کنز الایمان پر پابندی کے مطالبے کر رہے ہیں انھیں خود اپنی آنکھ کا شہتیر نظر کیوں نہیں آتا؟ کیا یہ مقام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے کہ ان کو بلا سوچے سمجھے (نعوذ باللہ) گناہوں سے استغفار کا حکم دیا جائے حیرت ہے! اور افسوس ہے ان اصحاب بصیرت پر جنکی علمیت پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کیا جا سکتا مگر وہ کردارِ ابوجہل بنے نظر آتے ہیں میں ان حضرات سے سوال کرنے کی گستاخی ضرور کروں گا کہ بتائیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنا کفر ہے یا ایمان کی مضبوطی کی علامت ہے؟ اگر کفر ہے تو پھر ان مترجمین پر کفر کا فتویٰ لگا دیں جو کہ ایسے الفاظ اپنے تراجم میں لکھ آئے ہیں جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سراسر کفریہ کلمات ہیں اور ساتھ ہی مولانا احمد رضا خانصاحب بریلویؒ کی اس تکفیر کی بھی تائید کریں جو کہ انھوں نے ایسی ہی دل برداشتہ اور کافرانہ و گستاخانہ کلمات کے اخراج و صدور پر کی تھی۔

بسم اللہ شریف کا ترجمہ دیکھئے ہر مترجم نے ترجمہ تقریباً یوں کیا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا نام کہیں بھی انکے تراجم میں مبتداء کی حیثیت سے نہیں آتا ہے جبکہ اردو زبان میں یہ ہو سکتا تھا بلکہ اس سے جملہ نہایت بامعنی اور خوبصورت بن جاتا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ صرف اکیلے احمد رضا خانصاحب بریلویؒ ہیں جو کہ اس بات کا اعلان کر رہے ہیں کہ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ آخر کو یہ بھی تو اس آیت کا ترجمہ ہے کہ جس کیلئے ہر مترجم کو اللہ تبارک و تعالےٰ کے نام نامی سے پہلے "شروع" لانے کی ضرورت پیش آئی مگر آفرین ہے مولانا احمد رضا پر کہ بغیر شروع کے لئے مقام خداوندی کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ھوالاول والاخرہ کہ جب کائنات کی ابتدا اس سے ہوئی، مادہ کی ابتدا اس سے ہوئی روح کی، جنس کی، غرضیکہ ہر شے کی ابتدا اس سے ہوئی تو یہ کیونکر ناممکن ہے کہ بسم اللہ شریف کے ترجمے کی ابتدا اس کے مقدس و مکرم ترین نام سے نہ ہو۔ مگر اب بھی داد و تحسین نہیں دی جاتی بلکہ وہی مطالبہ ہے کہ کنز الایمان پر پابندی لگائی جائے۔

قرآن مجید کے جتنے بھی تراجم آجتک اردو زبان میں ہوئے ہیں ان سب کو پڑھ ڈالیں سوائے کنزالایمان کے ہر ترجمہ میں یہ بات نظر آئیگی الفاظ گو کہ مختلف ہونگے مگر مفہوم ایک ہی ہوگا کہ "وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔ اور تمھیں گمراہ پایا تو ہدایت دی۔"

افسوس ان مترجمین پر بھی ہوتا ہے جو کہ بوقت ترجمہ اپنا ذہن اتنا سا بھی استعمال نہ کر سکے کہ یہ ترجمہ ہم کس کے لئے کر رہے ہیں؟ کیا وہ نعوذ باللہ گمراہ تھے؟ اگر گمراہ تھے تو پھر نبی کیونکر بنے؟ کیا اللہ تعالےٰ گمراہوں کو نبوّت سے سرفراز فرماتے ہیں؟ کیا گمراہی بذاتِ خود ایک عیب اور برائی نہیں؟ کیا اللہ تعالےٰ گمراہوں کو اپنا محبوب اور دوست بناتا ہے؟ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ گمراہ تھے کیا قرآن مجید اُن کے بارے میں اعلان نہیں کر رہا ہے کہ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ...... تمھارے ساتھی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم گمراہ نہیں ہیں؟ پھر اسکے باوجود یہ بات کہنا کیا معنی رکھتا ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ اس بات کو وہی لوگ زیادہ بہتر جانتے ہوں گے جو کنزالایمان پر پابندی لگانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ یہ انکے اسلاف کے تراجم ہیں جو کہ بقول انکے بڑے پکّے سچّے مسلمان تھے مگر پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہ گار و گمراہ کہا کرتے تھے نعوذ باللہ)

مگر دیکھئے کہ یہاں بھی مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی ہی ہیں کہ ان کا ترجمہ ہی مقام محمد مصطفےٰ کی روشنی میں کیا گیا ہے اور حامل مقام محمود صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت کے مطابق ہے کہ لکھتے ہیں کہ "تمھیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو راہ دی"۔ دیکھئے احادیث شریفہ میں کثرت سے آیا ہے کہ قبل از نبوّت سرکار دو عالم پہروں استغراق میں محو رہتے تھے۔ غارِ حرا میں جاکر تشریف فرمایا کرتے تھے اور کئی کئی دن تک رموزِ کائنات و تخلیقِ کائنات وغیرہ پر غور فرمایا کرتے تھے۔ یہ سب کچھ کیا تھا؟ یہ خود رفتگی تھی ذات باری تعالےٰ سے کہ پہروں اسی کے خیالوں میں مگن اور دھن میں رہتے تھے۔ اگر اسے گمراہی کہدیا جائے تو یہ خود گمراہی ہوگی بلکہ اشد دیوانگی ہوگی کہ محبت و خود رفتگی کا نام گمراہی رکھدیا جائے۔ للہ عقل سلیم عطا فرمائے۔

ایک مقام کنزالایمان میں ایسا بھی ہے کہ قاری اسے پڑھ کر جھوم جاتا ہے اور علمیتِ احمد رضا خانصاحب پر انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ لکھتے ہیں:۔ وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰیۙ "اس پیارے چمکتے دمکتے ستارے (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی قسم جب یہ معراج سے اُترے۔" تمام تفاسیر و تراجم میں یہی بات ذراسی تبدیلی کے ساتھ ملتی ہے کہ ستارے کی قسم جب وہ گرے۔ یہ ترجمہ لکھتے وقت نہ تو وہ اسکی کوئی وجہ لکھتے ہیں نہ شانِ نزول بتاتے ہیں جبکہ مولانا احمد رضا خانصاحب نے بوقت ترجمہ یہ بات ملحوظ خاطر رکھی ہے کہ سورۃ النجم میں ابتدائی آیتوں میں معراج کا تذکرہ ہے چنانچہ یہ بات اللہ ربُّ العزّت کے علم میں ہے کہ جب میرا محبوب معراج سے ہوکر اپنے لوگوں میں جائیگا تو مشرکین و کفّار اس بات کو سچ نہ مانیں گے بلکہ انکار کریں گے چنانچہ یہ آیات نازل فرمائیں کہ اس چمکتے دمکتے ستارے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی قسم جب یہ معراج سے اُترے جان لو کہ تمھارے ساتھی نہ تو بھٹکے ہیں اور نہ ہی بہکے ہیں اور نہ ہی اپنی خواہشِ نفسیانی سے کچھ کلام کرتے ہیں۔

پھر ان سب سے بڑھکر ایک اور آیت کا ترجمہ ہے جسے پڑھکر سر فخر سے بلند ہوجاتا ہے اور صاحب کنزالایمان کیلئے دل سے ہزاروں دُعائیں نکلتی ہیں کہ حقیقت میں وہ ایک ایسے عالم دین ہیں کہ جنھوں نے اوروں کے مقابلے میں اللہ اور اسکے رسُول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ عالی شان کی پاسداری کرتے رہے ورنہ دیگر مترجمین نے تو ہم مسلمانوں کو نہ تو کسی کافر و مشرک نہ ہی مستشرقین کو منہ دکھانے کے قابل رکھا تھا۔ آج بھی ان ہی تراجم سے دشمنانِ اسلام اور مستشرقین حضرات اسلام جنابِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے ہیں اور اسلام کے خلاف اپنا پروپگنڈہ بھرپور طریقے سے کرتے۔ چنانچہ دیکھئے والضحیٰ ہی کی آیت ہے وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰیؕ اس کا لفظی ترجمہ ہوتا ہے کہ "اور آپکو تہی دست پایا تو غنی کر دیا۔" اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں صاحب کنزالایمان کو چھوڑ کر ہر ایک مترجم و مفسر نے یہی لکھا ہے کہ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یتیم تھے مفلس و نادار تھے لہذا

اللہ تعالیٰ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے آپکی شادی کرادی اور یوں آپ حضرت خدیجہ کے مال کے ذریعہ غنی ہو گئے (نعوذ باللہ)

تفہیم القرآن میں جناب ابو اعلیٰ مودودی صاحب نے اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ قبل شادی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نادار تھے۔ ایک تو یہ کہ آپ یتیم تھے دوم یہ کہ ترکہ میں آپ کو سوائے ایک اونٹنی اور ایک خادمہ کے کچھ نہ ملا تھا۔ پھر جب عرب کی ایک مالدار خاتون خدیجہ بنتِ خویلد آپکے نکاح میں آئیں تو پھر اللہ تعالےٰ نے آپ کو غنی کر دیا۔ دیگر مترجمین بھی اسی بات کو الٹ پھیر کر بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب جھوٹ بکواس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ پر دروغ وافترا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مفلس نہیں تھے اگر مفلس ہوتے تو تجارت کیونکر کر رہے تھے؟ ہمیں آج اس دور میں کوئی بھی تاجر مفلس نظر نہیں آتا۔ نہ ہی آپ کو تجارت میں کبھی ایسا خسارہ ہوا جو کہ آپ کو مفلس بنا دیتا بلکہ آپ تو تجارت اور امور تجارت میں نہایت کامیاب تاجر سمجھے جاتے تھے۔ اسی لئے حضرت خدیجہ نے جب آپ کی دیانت داری اور تجارتی کامیابی کے چرچے سنے تو آپ کو اپنا سامانِ تجارت بھی اپنے غلام میسرہ کے ساتھ دیا اور یہ بات تاریخ میں موجود ہے کہ آپ نے اپنا اور حضرت خدیجہ کا تمام مال چند ہی دنوں میں بہت بڑے منافع پر فروخت فرما دیا تھا۔ پھر ایسی بات کہنے کے کیا معنی کہ "آپ مفلس ونادار تھے"؟

دیوبند ہی کے ایک مشہور عالمِ دین مولانا محمد میاں نے اپنی تاریخ اسلام میں لکھا ہے کہ عرب کے معاشرے میں یہ بات نہایت ہی معیوب سمجھی جاتی تھی کہ کوئی آدمی اپنی بیوی کا مال خرچ کرے۔ اگر خدانخواستہ آپ بھی اپنی بیوی کا مال اپنے اوپر خرچ کرتے تو مشرکین مکہ آسمان سر پر اٹھا لیتے اور یوں آپ کو بدنام کرتے۔ مگر افسوس کہ ہمارے ان علماء نے اپنے تراجم میں ذرہ برابر بھی ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نہیں رکھا۔ پھر یہ کہنا بھی غلط ہے کہ آپ مفلس ونادار تھے بلکہ آپ مولانا محمد میاں صاحب کی تاریخ اسلام کے مطابق غنی تھے۔ آپ کے والد ماجد نے اپنے ترکہ

میں پانچ اونٹ اور ایک باندی اُم ایمن چھوڑیں تھیں جو کہ آپ کو ملیں عرب میں جس گھر میں لونڈی غلام ہوتے تھے. وہ صاحب حیثیت سمجھے جاتے تھے چنانچہ یہ کہنا بالکل درست نہیں کہ آپؐ مفلس تھے۔ اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ آپؐ اپنی زوجہ محترم حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے مال کو خرچ کرتے تھے یا انکے مال کی وجہ سے آپؐ غنی ہو گئے تھے دراصل اس آیت کریمہ کے معنی ہیں کہ اے مصطفےٰ! تمھارے پروردگار نے جب تمہیں علم میں تہی دست پایا تو پھر بے پناہ علم عطا فرماکر علم میں غنی کر دیا۔ چنانچہ ایک اور مقام پر بھی ارشاد فرمایا کہ "سنقرءک فلا تنسیٰ" "ہم تمہیں یوں پڑھائیں گے کہ تم کبھی نہ بھولو گے۔ ایک اور جگہ فرمایا کہ" وعلمنہ من الدنا علماہ" اور ہم نے اسے آپؐ خود اپنے پاس سے علم دیا ہے"۔

یہاں بھی صرف صاحب کنزالایمان مولانا احمد رضا خانصاحب ہی ہمیں اس آیت کا صحیح ترجمہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ باوجود اُنکے حنفی ہونے کے ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے ترجمے میں وہ چیزیں پیش کی ہے جس کی نظیر علمائے اہل حدیث کے ہاں بھی نہیں ملتی ہے کنزالایمان واقعی ایک ایسا ترجمہ قرآن مجید ہے جو کہ ہر ایک متبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھنا چاہیئے۔ میں یہ بات برملا کہوں گا کہ کنزالایمان کا مطالعہ ہر اس شخص کے حق میں مفید ہے جو کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح معنوں میں اطاعت گزار ہے۔

شیخ محمد سعید ابن السید محمد الغزی شیخ الدلائل علیہ الرحمۃ (مدینہ منورہ)

امام احمد رضا کے متعلق ان الفاظ میں اظہار خیال فرماتے ہیں

"جب شک و شبہ کی اندھیری رات چھا جاتی ہے تو وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں کا چاند چمکاتا ہے۔ اسطرح نسلاً بعد نسل علماء کاملین و ناقدین کے ہاتھوں شریعت مطہرہ تغیر و تبدل سے محفوظ رہی اور ان اجلہ علماء میں سے کثیر العلم اور دریائے عظیم الفہم حضرت مولانا احمد رضا خاں ہیں۔"

کنز الایمان پر پابندی کیوں؟

پروفیسر مسعود احمد صاحب کی کتاب "اجالا" کا ایک ورق

یہ کتاب عقیدت و محبت اور علم و ادب کی شیریں زبان میں امام احمد رضا قدس سرہ کے اہم سوانح زندگی کا عکسِ جمیل ہے۔ حال ہی میں المجمع الاسلامی سے شائع ہوئی۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں۔ مجلس اشاعت، مدرسہ فیض العلوم، محمد آباد۔ اعظم گڈھ۔ پن ۲۷۶۴۰۳

جب احمد رضا کا ملک و بیرون ملک چرچا ہونے لگا اور اور محققین و دانشوروں کی تیرہ سالہ جدوجہد رنگ لائی تو یہ بات احمد رضا کے مخالفین کو نہ بھائی۔ وہ فکر میں پڑ گئے، کریں تو کیا کریں۔ ایک فاضل نے یہاں تک فرمایا کہ احمد رضا کو ہم تو دفن کر چکے تھے فلاں پروفیسر نے قبر سے نکالا ہے اب دوبارہ دفن کرنے میں نصف صدی لگے گی۔

اِن جملوں سے فکر و تشویش کے عالم کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

چار و ناچار وہی پرانا حربہ یاد آیا اور جس طرح مکروہ پروپیگنڈے سے ساٹھ ستر سال پہلے کردار کشی کی مہم چلائی تھی، اب پھر وہی مہم چلائی اور ایک دُور کی کوڑی نکال کر لائے۔ انکشاف یہ فرمایا کہ احمد رضا نے قرآن کے اردو ترجمے میں بہت سی فاحش غلطیاں کی ہیں۔ اہلِ عرب جن کو اردو نہیں آتی ان کو باور کرایا گیا کہ ایسا ہی ہے۔ انکشاف کرنے والے بھلے مانس مسلمان معلوم ہوتے تھے۔ ان کو یقین آگیا اور بعض عرب ممالک میں اس ترجمے پر پابندی لگادی گئی پابندی لگتے ہی اس کی تشہیر شروع کردی اور احمد رضا کے خلاف طرح طرح کے مطالبے ہونے لگے۔

سوچنے اور غور کرنے کی بات ہے ستر برس ہوئے کہ احمد رضا نے یہ ترجمہ مکمل کیا اور پھر مراد آباد سے شائع ہوا۔ یہ وہ دور تھا کہ جب جانبین کے مکاتب فکر میں ایسے ایسے

علماء موجود تھے۔ آج کل کا کوئی عالم ان کا پاسنگ نہیں۔ ان میں سے کسی کو ترجمے میں غلطی نظر نہ آئی۔ مخالفین کو بھی خردہ گیری کی جرأت نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ ستر سال کا طویل عرصہ گزر گیا۔ پھر پاکستان میں گزشتہ تیس سال سے لاکھوں کی تعداد میں یہ ترجمہ چھپ کر شائع ہو رہا ہے آجتک کسی عالم نے غلطیوں کی نشاندہی نہ کی۔ لیکن آخر یہ شور و غوغا کیوں ہے ــــ؟ اس شور و غوغا سے ایک فائدہ تو یہ ہے کہ گذشتہ تیرہ چودہ برسوں میں احمد رضا کا جو نام روشن ہوا ہے، اس پر خاک پڑ جائے گی ــــ یہ تحقیق بعد میں ہوتی رہے گی، غلطیاں ہیں یا نہیں ــــ پھر یہ مسئلہ اہل علم کا ہے، عوام کو اس سے کوئی سروکار نہیں ــــ وہ قرآن سے والہانہ عشق رکھتے ہیں یقیناً اس سے کرنے لگیں گے جس کے متعلق یہ سنیں گے کہ اس نے قرآن کے ترجمے میں غلطیاں کی ہیں ــــ مخالفین نے پروپیگنڈے کے لئے یہ حساس پہلو تلاش کیا ہے اور یہ کام سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والوں کا ہو سکتا ہے!

اگر احمد رضا کی شخصیت پہلے کی طرح پوشیدہ ہوتی تو شائد اس حربے سے زیادہ کامیابی ہو سکتی لیکن جب کہ ان کی شخصیت کا ہر پہلو سامنے آ گیا ہے اور لوگوں کو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ علم و فضل میں وہ یکتائے روزگار تھے تو یہ حربہ وہیں کامیاب ہو سکتا ہے جہاں احمد رضا کا تعارف نہیں ــــ سوچنے کی بات ہے جو قرآن کا ماہر اور عربی زبان کا ایسا ماہر ہو جس کی عربی دانی کی خود اہل عرب نے داد دی ہو اور اردو زبان میں وہ کمال پیدا کیا ہو کہ اردو کے بڑے بڑے شعراء واد بار اس کو تحسین و آفریں کہتے ہوں، کیا وہ قرآن کے ترجمے میں غلطی کر سکتا ہے؟ ــــ اگر وہ غلطی کر سکتا ہے تو پھر کسی بھی اردو ترجمے کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ غلطیوں سے مبرّا ہے کیونکہ علم و فضل میں اردو کے سارے مترجمین سے وہ بلند و بالا ہے۔

اس پروپیگنڈے سے ایک مقصد تو احمد رضا کو بدنام کرنا ہے ــــ دوسرا بڑا مقصد یہ ہے کہ تجارتی سطح پر احمد رضا کے ترجمے کی نکاسی روکی جائے۔ گذشتہ چند برسوں میں احمد رضا کے ماننے والے ایشیا، افریقہ، امریکہ اور یورپ کے مختلف ملکوں میں پھیل گئے ہیں ــــ سب کے سب مالی طور پر مستحکم ہیں اور اردو لکھتے پڑھتے ہیں، احمد رضا کے ترجمے کو پسند کرتے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں منگاتے ہیں اس سے مخالفین کے تراجم کی نکاسی متاثر ہوئی، ظاہر ہے ایک تاجر یہ کیسے پسند کریگا کہ دوسرے کی گرم بازاری اسکی سرد بازاری کا باعث ہو ــــ اس لئے ترکیب یہ سوجھی کہ ممالک اسلامیہ میں اس ترجمے پر پابندی لگواؤ تاکہ یہ ترجمہ وہاں نہ جاسکے، لامحالہ لوگ مخالفین کے ترجمے پڑھیں گے، اس کے علاوہ ایک یہ بھی فائدہ ہوگا جب لوگ پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر بدگمان ہوں گے تو نہ صرف عرب بلکہ دوسرے ملکوں اور پاک و ہند میں بھی اس ترجمے کی نکاسی متاثر ہوگی اور رفتہ رفتہ اس کو منظر سے ہٹا دیا جائے گا۔ لیکن سُنا یہ ہے کہ جب سے پابندی لگی ہے یہ ترجمہ لاکھوں کی تعداد میں بک رہا ہے، گویا ــــ

ہے ابتدا ہماری تیری انتہا کے بعد

بہرحال راقم کی نظر میں مخالفت کی وجہ علمی اور مذہبی نہیں بلکہ سراسر فرقہ وارانہ اور تاجرانہ ہے ــــ رقابت و عصبیت اچھے اچھوں کو نابصر کر دیتی ہے اور اس پست سطح پر لے آتی ہے جہاں خود متعصب و عنید اپنے آپ کو پاکر اپنے ضمیر کے سامنے نادم و سرمشار ہوتا ہے۔

کنز الایمان

رضا اکیڈمی کا شائع کردہ عمدہ عکسی چھپائی، دیدہ زیب دو رنگ اور پائدار جلد، دو قسموں میں دستیاب ہے۔ حوالہ نمبر ۲۶۶: ہدیہ ۷۵ روپے اور حوالہ نمبر ۱۰۱: ہدیہ ۶۰ روپے تاجرانہ رعایت کیلئے رضا اکیڈمی سے رابطہ قائم کیجئے۔

امام احمد رضا کی شخصیت پر
مزید مطالعہ کے لئے چند اہم کتابیں

۱۔ سوانح اعلیٰ حضرت : از:۔ مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی

۲۔ مجدد اسلام (اعلیٰ حضرت بریلوی) از:۔ مولانا نسیم بستوی

۳۔ فاضل بریلوی علمار حجاز کی نظر میں از:۔ ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد دہلوی (المجمع الاسلامی)

۴۔ فاضل بریلوی اور ترک موالات از:۔ " "

۵۔ حیات مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی از:۔ " "

۶۔ امام اہل سنت از:۔ " (المجمع الاسلامی مبارکپور)

۷۔ گناہ بے گناہی از:۔ " " "

۸۔ دائرہ معارف امام احمد رضا از:۔ " " (مرکزی مجلس رضا لاہور)

۹۔ اکرام امام احمد رضا از مفتی محمد برہان الحق صاحب مدظلہ، ترتیب:۔ " "

۱۰۔ ایشیا کا فراموش کردہ عبقری (انگریزی) از:۔ " "

۱۱۔ امام احمد رضا ارباب علم ودانش کی نظر میں از:۔ مولانا یٰسین اختر مصباحی (المجمع الاسلامی ومکتبۃ الحبیب)

۱۲۔ امام احمد رضا اور رد بدعات ومنکرات از:۔ " "

۱۳۔ مجدد الامۃ (عربی) از: سید شجاعت علی قادری

۱۴۔ حدائق بخشش کا تحقیقی وادبی جائزہ از:۔ شمس بریلوی

۱۵۔ امام شعر وادب از:۔ مولانا وارث جمال مصباحی (حق اکیڈمی مبارکپور)

۱۶۔ کلام رضا از:۔ نظیر لدھیانوی المجمع الاسلامی مبارکپور

۱۷۔ عرفان رضا از:۔ الٰہی بخش اعوان " "

۱۸۔ الشاہ احمد رضا از:۔ مفتی غلام سرور قادری

۱۹۔ انوار رضا لاہور ۲۰۔ المیزان بمبئی کا امام احمد رضا نمبر ۲۱۔ امام احمد رضا اور عالم اسلام

المجمع الاسلامی سے متعلق جملہ مراسلت کا حالیہ پتہ

محمد احمد اعظمی مصباحی (رکن المجمع الاسلامی)

فیض العلوم محمد آباد گوہنہ۔ اعظم گڈھ (یوپی)

رضا اکیڈمی کی سرگرمیاں

مفت مدرسہ:۔ اکیڈمی کے زیر اہتمام "رضا العلوم" میں تقریباً ڈیڑھ سو طلبہ و طالبات مفت دینی تعلیم پا رہے ہیں۔

مفت مطبوعات:۔ اکیڈمی وقتاً فوقتاً مذہبی کتابیں شائع کر کے مفت تقسیم کرتی ہے۔

اجلاس عام:۔ وقت کی ضرورت کو مد نظر رکھکر اکیڈمی کے زیر اہتمام اجلاس عام کا انعقاد ہوتا ہے جیسے ماضی میں "جلسۂ تحفظ گنبد خضرا"، "جشن ہجرت" اور انڈو پاک مفتی اعظم کانفرنس وغیرہ جیسے تاریخی اجلاس منعقد کیئے گئے۔

نوری محفل:۔ اکیڈمی کے زیر اہتمام ہر جمعہ کی شب کو حضور قبلہ مفتی اعظم سے منسوب "نوری محفل" میں میلاد پاک ہوتی ہے۔ اور اسی مبارک محفل میں "توشۂ غوث اعظم" ہوتا ہے ساتھ ہی دینی مسائل بیان کیئے جاتے ہیں۔

اعراس مبارک:۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور حضور قبلہ مفتی اعظم کے علاوہ دیگر اکابرین اسلام کے اعراس مبارکہ منائے جاتے ہیں۔

رضا اکیڈمی کی اس کارکردگی کو مزید ترقی دینے کے لئے آپ کا تعاون بہت ضروری ہے۔

آیئے اور اس نیک مشن کی تکمیل میں تعاون کیجئے مخیر حضرات سے گذارش ہے کہ وہ رضا اکیڈمی کی سالانہ رکنیت اختیار کریں۔ رضا اکیڈمی کی سالانہ رکنیت ساٹھ روپے مقرر کی گئی ہے۔